

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حج کے فضائل و آداب

**حدیث شریف:** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ” مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ “ ( صحیح البخاری: 1521، الحج - صحیح مسلم: 1350 )

**ترجمہ:** حضرت ابومرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ ” جس شخص نے حج کیا اور اس میں اس نے کوئی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر واپس ہوگا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ { صحیح بخاری و صحیح مسلم }

**تشریح:** حج بیت اللہ اسلام کا ایک رکن اور اس کی ایک اہم بنیاد ہے، اس کی ادائیگی پر دین کا اکمال منحصر اور بہت بڑے اجر و ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے، چنانچہ سنت کے مطابق حج کی ادائیگی سے جس قدر گناہ جھڑتے ہیں وہ کسی اور اعمال اسلام سے شاید ہی جھڑتے ہوں، یہی کیا کم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کا خصوصی مہمان قرار دیا ہے کہ وہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے { سنن ابن ماجہ و مسند احمد } عبادات میں حج ہی وہ اہم عبادت ہے کہ اس سے کبیرہ گناہوں کے مغفرت کی امید کی جاسکتی ہے بلکہ یہ بھی امید رکھی جاسکتی ہے کہ حج مبرور حقوق العباد کا بھی کفارہ بنے گا { ترغیب و ترہیب }

اللہ کی راہ میں جہاد ایک ایسا عمل ہے جس کا مقابلہ کوئی دوسرا عمل نہیں کر سکتا الا یہ کہ ضعیف، کمزور اور عورتوں کے لئے حج مبرور جہاد فی سبیل اللہ کا بدل قرار دیا گیا ہے { صحیح بخاری وغیرہ }۔

زیر بحث حدیث میں بھی حج کی ایک عظیم فضیلت یہ بیان کی گئی ہے کہ جس شخص کا حج اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہو جائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو کر واپس ہوگا جیسا کہ وہ اپنی پیدائش کے دن بے گناہ تھا، قابل رشک اور قربان جانے کے قابل ہیں وہ لوگ جو اس فضیلت کے حقدار ہیں، غور کریں کہ ایک مسلمان ستر سال کا ہو، یا اس سے کم زیادہ اور ظاہر ہے کہ اس مدت میں بہت سے گناہوں کا مرتکب ہوا ہوگا، لیکن اگر اس نے ایسا حج کیا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہوا تو اس کے تمام ماضی گناہ معاف ہو گئے، لیکن ایک بات قابل توجہ ہے کہ اس حدیث میں جہاں حج کی اس قدر عظیم فضیلت بیان ہوئی ہے وہیں کچھ آداب کا بھی بیان ہے جن کا پاس و لحاظ کئے بغیر حج کی یہ فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی جیسے:

- (1) **فحش اور شہوانی بات نہ کرے:** خواہ اپنی بیوی ہی کیوں نہ ہو، دوران حج جماع و ہمبستری تو دور کی بات ہے، اپنی زبان سے بھی جنسی خواہش کے اظہار تک کی بھی اجازت نہیں ہے، چہ جائیکہ غیر عورتوں کی طرف شہوت اور لچائی نظروں سے دیکھنا ہو۔
- (2) **گناہ کی بات نہ کرے:** یعنی حج کے دوران اس کی ساری توجہ نیکی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودگی حاصل کرنے کی طرف ہونی چاہئے، اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے کاموں سے خصوصی طور پر پرہیز کیا جائے۔

- (3) **لڑائی جھگڑا:** چونکہ دوران حج لوگوں کا عظیم اجتماع رہتا ہے، ہر جنس (قوم)، ہر قسم اور ہر مزاج کے لوگ ہوتے ہیں، ہر جگہ بھیڑ بھاڑ، تنگی اور نفسی کا عالم ہوتا ہے اس لئے اس موقع پر لڑائی جھگڑے کا امکان بہت زیادہ رہتا ہے اب جب باتوں میں جھگڑا ہوگا تو کالی گلوچ اور پھر مار پیٹ کی نوبت آئے گی جو آداب حج کے سراسر خلاف ہے، اس لئے خصوصی طور پر دوران حج بحث و تکرار سے روکا گیا، قرآن مجید میں بھی ان آداب کو ملحوظ رکھنے کا خصوصی حکم ہے: ” الْحَجُّ أَشْهُوٌ مَّغْلُومَاتٍ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ “ ” حج کے مہینے مقرر ہیں، اس لئے جو شخص ان میں حج کو لازم کر لے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑے سے بچتا ہے۔ “ { البقرة: 197 }۔

ان کے علاوہ بھی حج کے دوسرے بہت سے آداب ہیں ہر وہ شخص جو اس بات کا خواہش مند ہے کہ اس کا حج مبرور و مقبول ہو اسے چاہئے کہ ان کا پاس و لحاظ رکھے جیسے:

- (1) **خلوص نیت** : یعنی حج کا مقصد **رضائے الہی** ہو کوئی دنیوی مقصد جیسے: ریا وغیرہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا“ جو لوگ اس گھر کی طرف راہ پاسکتے ہیں ان پر اللہ کے لئے اس گھر کا حج فرض ہے۔ {آل عمران: 97}۔
- (2) **اتباع سنت** : یعنی حج سنت نبوی کے مطابق کیا جائے، کیونکہ جو عمل سنت کے خلاف ہو گا وہ **بدعت** و ضلالت ٹھہرے گا اور عند اللہ مقبول نہ ہوگا۔ جو ہمارے اس معاملے میں {دین میں} کوئی نئی چیز ایجاد کرے گا تو وہ مردود ہے {صحیح مسلم}۔
- (3) **دوران حج نرم گوئی**: حج کے دوران لوگوں سے **حسنِ خلقی** اور نرم گوئی سے پیش آئے نہ کسی کو جھڑکے نہ کسی کو گالی دے، نہ کسی سے ترش روئی کا معاملہ رکھے
- (4) **حاجیوں کی خدمت** : حج کے دوران حاجت مند حاجیوں کی حاجات کا خاص خیال رکھے انہیں کھلانے پلانے اور ان پر خرچ کرنے اور ان کی خدمت کو اپنا شیوہ بنالے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ حج مبرور کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”دوران حج کھانا کھانا اور نرمی سے پیش آنا“ {مسند احمد}۔

(5) **زبان ، کان اور آنکھ کی حفاظت** : حاجی کو یہ احساس رہے کہ وہ عام جگہ نہیں بلکہ اللہ کی **مہمانی** اور اس کے دربارِ خاص میں **حاضر** ہے لہذا اپنی زبان سے وہی کچھ کہے جو میزبان کو پسند ہو، آنکھ سے وہی کچھ دیکھے جسے دیکھنے سے میزبان راضی ہو اور کان سے وہی کچھ سننے جس کے سننے کی میزبان اجازت دے رہا ہو، ارشاد نبوی ہے ”یہ وہ دن ہے کہ اگر کوئی شخص اس دن اپنے کان، آنکھ اور زبان کی حفاظت کرے تو اسے بخش دیا گیا“ {احمد}

#### فوائد:

- (1) حج کی فضیلت کہ وہ تمام سابق گناہوں کا کفارہ ہے۔
- (2) حج کے دوران جنس و شہوانی باتیں حج کے ثواب کو ختم کر دیتی ہیں۔
- (3) حج کے دوران بلاوجہ کی بحث و تکرار بھی منع ہے۔
- (4) گناہوں کا کفارہ وہی حج ہو گا جس کے اندر آداب حج کا لحاظ رکھا گیا ہو۔

از قلم

فضیلۃ الشیخ / ابو کلیم مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ

الغاط، سعودی عرب